کرنے کی تجویز دی ہے۔

کونسل کی ایک دوسری سفارش محرم کے بغیر خواتین کے سفرِ حج کے بارے میں تھی، اُن کے نزدیک پاکستان کے دستور اور قوانین کے تحت تو محرم کے بغیر سفر پر کوئی پابندی نہیں، البتہ ''سعودی عرب کے قوانین کونسل کے دائرۂ اختیار میں نہیں آتے'' (ص ۳۰۲)۔ دوسرے لفظوں میں اگر خاتون کو محرم کے بغیر سفرِ حج کی اجازت دے بھی دی جائے تو سعودی عرب کے قوانین رکاوٹ ہیں، اور کوئی خاتون محرم کے بغیر فریضۂ حج ادا نہیں کر سکتی۔ جناب مؤلف نے وللہِ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا سے یہ حکم اخذ کیا ہے کہ اگر عورت اپنے اندر اکیلے سفرِ حج کی طاقت رکھتی ہے تو اُسے سفر سے روکنا زیادتی ہے۔ محرم کے بغیر سفر سے روکنے والی احادیث جناب مؤلف کے نزدیک مخصوص حالات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انہوں نے موضوع پر اپنی سوچ کا حاصل یہ بتایا ہے کہ اسلام میں عورتوں کے بلا محرم گھر سے نکلنے، ملازمت کرنے اور سفر کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔

....

مذکورہ ملاحظات کے باوجود جناب محمد شکیل اوج کی یہ کاوش مجموعی طور پر قابلِ مطالعہ ہے۔ اُن کے نتائجِ تحقیق سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، تاہم عورتوں کے مسائل کے حوالے سے غور و فکر سے انکار ممکن نہیں۔ جناب مؤلف اپنے زاویۂ نظر کے واضح اظہار پر تحسین کے مستحق ہیں۔

(محمد طاہر منصوری)

تبصرہ کتب

خواجہ غلام فریدؒ

تبصرہ نگار: زبیر رانا

تجزیہ نگار و صحافی / سہ ماہی سندھ ساگر کراچی

(اپریل تا جون ۲۰۱۳ء)

نام کتاب: خواجہ غلام فریدؒ اور ان کے مذہبی افکار

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، رئیس کلیہ معارفِ اسلامیہ، جامعہ کراچی۔

سنِ اشاعت: 2013ء

صفحات: 192 ۔۔۔۔۔ قیمت: 300 روپے

ناشر: مجلس التحقیق B-3، اسٹاف ٹاؤن یونیورسٹی آف کراچی۔

خواجہ غلام فریدؒ آف کوٹ مٹھن شریف (م۔ 1901ء) علومِ ظاہری و باطنی میں یگانۂ روزگار تھے۔ شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ

کراچی کے ڈاکٹر ناصر الدین کے بقول" آپ علوم ظاہری و باطنی ، دونوں میں ممتاز و امام ہیں" خواجہ غلام فرید کی شخصیت ، علم و فن ، تصور اور شاعری کے مختلف پہلوؤں پر یونیورسٹیز ، کالجز کے اساتذہ ، صحافیوں دانشوروں کے قلم کی جولانیاں تھمنے میں نہیں آ رہیں ، ایک محتاط اندازے کے مطابق خواجہ فریدؒ پر مختلف موضوعات و عنوانات پر 100 سے زیادہ کتب لباس طباعت میں منظر عام پر آ چکی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے ، جب کہ مضامین و مقالات کی تعداد دو تین ہزار سے کم نہیں ہوگی ، آپ کا کلام اردو میں مکمل ترجمہ ہو چکا ہے جب کہ 50 سرائیکی کافیوں کا انگلش میں ترجمہ ڈاکٹر کرسٹوفر شیکل نے کیا ہے اسی طرح کچھ کافیوں کا ترجمہ بنگلہ اور سندھی زبان میں بھی ہوا ہے۔

خواجہ غلام فرید کو دینی علوم اور تصوف میں شغف تو ورثہ میں ملا تھا لیکن دیگر متعدد علوم میں اپنی خداداد صلاحیت سے مہارت حاصل کی تھی ، خاص طور پر تاریخ ، جغرافیہ ، فلکیات ، ہار آوری نباتات اور مذاہب عالم میں آپ مکمل درک اور دسترس رکھتے تھے ، ان کی اس حیثیت کو ہمعصر علماء نے تسلیم بھی کیا ، خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے ملفوظات میں چند باتیں ایسی بھی ارشاد فرمائی ہیں جو عامۃ الناس اور ارباب سطحی معلومات کی نظر میں جدید اور منفرد ہیں محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد شکیل اوج نے ملفوظات (مقابیس المجالس) کے بالاستیعاب مطالعہ سے ایسے منفرد اقوال کو اتفاق و عدم اتفاق کی کسوٹی پر پرکھے بغیر مقابیس کے ہی الفاظ میں من وعن یکجا مرتب کر دیا ہے ، تا کہ عہد حاضر کے ارباب علم و فضل خواجہ صاحب کے ان بظاہر تفردات کو تنقید ، تصویب اور تنقیح کے عمل سے گزار کر اصل حقیقت کو واضح کر دیں ، جیسا کہ ڈاکٹر حافظ احسان الحق صدر شعبہ عربی جامعہ کراچی نے اسی کتاب کے بیک ٹائٹل پر تحریر فرمایا ہے " اکابر پرستی کی بجائے اکابر کے ایسے تفردات سامنے لائے جائیں جن پر اہل علم غور کریں اور علم کا قافلہ جتنا طبیعات کے میدان میں آگے بڑھ چکا ہے اس کی روشنی میں مابعد الطبیعیاتی افکار جو زیادہ تر واردات باطنیہ و قلبیہ پر مشتمل ہیں ان کا بھی از سر نو جائزہ لیا جائے اور ایسی واردات قلبیہ جو فروغ علم کے باعث ثابت شدہ حقائق سے ٹکراتی ہوں (یا عرف عام میں مشہور عقائد سے منفرد ہوں ، ز ، ر) تنقیح کے عمل سے گزارا جائے تا کہ سوچنے اور سمجھنے کی راہیں وا ہو سکیں ۔ ۔ (چند سطور بعد لکھتے ہیں) ۔ ۔ ۔ ۔ ان افکار سے قرآن وسنت کی روشنی میں استفادہ اور بعض افکار سے اختلاف خواجہ غلام فرید کی اہمیت کو کم نہیں کرے گا بلکہ اور بڑھ جائے گا" میرے خیال میں ڈاکٹر احسان الحق صاحب کی تحریر ، ڈاکٹر محمد شکیل اوج کے اس خیال کی مکمل ترجمانی اور تائید کرتی ہے جس کے تحت موصوف نے خواجہ غلام فریدؒ کے تفردات کو کتابی شکل میں مرتب کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے خواجہ فریدؒ کے جن مذہبی تفردات کو کتابی شکل میں جمع کیا ہے ان میں سے کچھ نمونہ از مشت خروارے یہ ہیں (1) شجر ممنوعہ سے مراد مباشرت ہے۔ (2) حضرت حوا کی پیدائش حضرت آدم کی ران میں موجود دنبل سے ہوئی۔ (3) حضرت آدم یمن کی زمینی جنت عدن میں تھے۔ (4) اہل ہند موحد اور ان کے چاروں وید الہامی کتب ہیں۔ (5) تمام اوتار اور رشی اپنے وقت کے پیغمبر تھے۔ (6) مجوسی زرتشت کی امت ہیں۔ (7) اہل سند مشابہ اہل کتاب تھے۔ (8) راگ حلال ہیں۔ (9) شبیہ خضر (10) غیر شرعی رسومات پر عمل کرنا شرک نہیں وغیرہ ، بہر حال اس کتاب کی وجہ سے خواجہ فریدؒ پر بحث کے کئی دروازے کھلیں گے اور آپ کے افکار میں نکھار آئے گا ، بہر صورت خواجہ غلام فریدؒ کے چاہنے والے ڈاکٹر پروفیسر محمد شکیل اوج کے